علم دین کی اہمیت

از: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ناشر

مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا
آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم دین کی اہمیت

از۔ مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

ایڈیٹر سہ ماہی تبلیغ سیرت کلکتہ

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالمبین نعمانی صاحب قبلہ

رکن المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڑھ۔ مہتمم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ، مئو یوپی

۶/رتالتلہ لین، کلکتہ-۱۴ فون:09830367155

Rs. 20/-

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

پیغام

مورخہ ۱۷ر فروری ۲۰۱۰

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ومسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق و تحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق وشوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ ''تبلیغ سیرت'' کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری
خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف
حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309

پیش لفظ

محسن قوم وملت صاحب تصانیف کثیرہ، حضرت علامہ

مولانا محمد عبدالمبین نعمانی قادری صاحب قبلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم !نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین. اما بعد: علمائے دین اور علم دین کی اہمیت اسلام کے نزدیک مسلمات سے ہے کوئی دیندار مسلمان اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ البتہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ آج کل جس قدر دنیاوی علم کی طرف رغبت بڑھتی جارہی ہے اسی قدر دینی علم سے بے رغبتی اور غفلت بھی عام ہورہی ہے۔ بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ آج کل علم کا دوردورہ ہے مگر جب گہرائی سے جائزہ لیا جاتا ہے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ساری ترقی اور پیش رفت صرف دنیاوی تعلیم کی طرف ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو علم دین کی اہمیت بتائی جائے۔ اور دین سے جہالت و غفلت کی بُرائی سے آگاہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں تقریر وتحریر ہر طرح سے مسلمانوں کی رہنمائی کی جائے۔ جو کتابیں علم کی فضیلت پر لکھی گئی ہیں انہیں پڑھ کر سنایا جائے۔ زیرنظر کتاب اس سمت ایک اچھا قدم ہے۔ جسے عزیزی مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی مدیر سہ ماہی تبلیغ سیرت کلکتہ نے ترتیب دیا ہے۔ اور انداز بیان عام فہم رکھا ہے تاکہ کم پڑھے لوگ بھی بہ آسانی مضمون تک رسائی حاصل کرسکیں۔ دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل اس کتاب کو مقبول ومفید بنائے، **آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔**

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

خادم دارالعلوم قادریہ چریا کوٹ، ضلع۔ مئو،

رکن المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی ۲۳؍ جمادی الآخر ۱۴۲۸ھ

۸۶/۹۲ ے

رائے گرامی

مفکر قوم وملت خلیفہ حضور مجاہد ملت الحاج مدثر حسین حبیبی صاحب قبلہ،

ناظم اعلیٰ آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی حبیب الکریم — **امابعد** علم خصوصاً علم دین کے حصول کے موضوع پر متعدد تصانیف منشۂ شہود پر آئیں جن کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد احمد رضا خان حنفی قادری برکاتی فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے آج سے تقریباً سو سال پیشتر مسلمانانِ ہند کی تنزلی کو روکنے کے لئے چار نکات اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا جس میں سے ایک علم دین کا حصول بھی ہے کہ اس کے بغیر نہ عرفان الٰہی کا حصول ممکن ہے نہ حلال وحرام اور جائز وناجائز میں تمیز۔ اور نہ ہی فرائض وواجبات کی کما حقہ ادائیگی ممکن ہے۔

علم ہی کے ذریعہ مسلمان دوسری قوموں میں ممتاز ہے کہ اگر اس کے پاس علم ہے تو وہ سرداری کا مستحق ہے ورنہ فی الحال جو صورت حال ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ویسے حصول علم دین کے فضائل بے شمار ہیں۔

لائق مبارکباد ہیں عزیزی مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی سلمہ کہ انہوں نے وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اس موضوع پر مستند روایات کو یکجا کر کے حصول علم دین کی ترغیب کی کوشش کی ہے۔ چونکہ یہ کتاب عام مسلمانوں کے لئے ترتیب دی گئی لہٰذا زبان وبیان نہایت سادہ اور آسان ہے خدا کرے یہ کتاب عام مسلمانوں میں درجہ قبول حاصل کرے اور لوگ حصول علم دین کی طرف متوجہ ہوں۔ اللہ تعالی کتاب کے مرتب اور عام قارئین سبھوں کو دونوں جہاں میں کامیاب وکامراں فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم والہ وصحبہ اجمعین۔

دعا گو

فقیر قادری مدثر حسین حبیبی

کلکتہ ۱۵/ ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ

مطابق ۲۲/ اپریل ۲۰۰۸ء

فہرست مضامین

کتاب کی کمپوزنگ اور تصحیح میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے اگر پھر بھی کوئی خامی نظر آئے تو ازراہ کرم آگاہ کریں تاکہ آئندہ تصحیح کی جاسکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم اور اسلام

انسان نے اپنی تاریخ میں کسی اور مذہب کو اسلام کی طرح علم کو اہمیت دیتے نہیں دیکھا۔ علم کی دعوت دینے، اس کا شوق دلانے، اس کی قدر و منزلت بڑھانے، اہل علم کی عزت افزائی کرنے، علم کے آداب بیان کرنے، اس کے اثرات ونتائج واضح کرنے، علم کی ناقدری اور اہل علم کی مخالفت و بے عزتی سے روکنے میں اسلام نے جو بھر پور اور مکمل ہدایات پیش کیں ہیں۔ اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ جو پچھلے مذاہب کا مطالعہ کرے گا وہ اس سلسلے میں اسلام کی عظمت کا مزید قائل ہو جائے گا۔

علم کا نام سامنے آتے ہی ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بجلی چمک اٹھی ہو یہ علم ہی ہے جو انسان کو اس کے مقصد زندگی سے آگاہ کرتا ہے۔ ہر نیک و بد اور مفید و مضر کی پہچان کراتا ہے اور اسے حیوانوں کی سطح سے بلند کر کے انسانیت کی سطح تک پہنچاتا ہے۔ اسی علم سے افراد اور قومیں آگے بڑھتی ہیں۔ کیا علم کی اہمیت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی جو سب سے پہلی آیت اپنے رسول پر نازل فرمائی وہ یہ تھی۔ اِقْرَاءِ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ:

ترجمہ: پڑھئے اپنے رب کے نام سے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔

پڑھنا اللہ کے نام سے ہی ہے، نفس کی خواہشوں اور کسی قسم کے غلط مقصد کے لئے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اسلام میں ایک خاص قسم کا تقدس حاصل ہے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ اسے کسی ایسے مقصد کے لئے استعمال کرے جو حق سے ٹکراتا ہو۔ اسلامی تعلیمات میں دینی و دنیوی تمام علوم پر علم کا اطلاق ہوتا ہے جب

کہ مغربی ممالک علم کو محض دنیوی کامیابی کا ذریعہ اور زینہ سمجھتے ہیں۔لیکن اسلام اسے آخرت میں سرخروئی اور دنیا میں کامیابی دونوں کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔مگر سخت افسوس کہ عرصہ دراز سے مسلمان علم کو جتنا نظر انداز کرتے آرہے ہیں اتنا دنیا کی کسی اور قوم نے نہیں کیا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم دنیوی علوم میں بھی پیچھے ہیں اور دینی علوم میں بھی جب کہ مسلمانوں پر یہ ضروری ہے کہ اگروہ زمانے کی رفتار سے آگے نہیں تو کم از کم ساتھ ساتھ چلنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں۔اس کے لئے عالمی حالات سے واقفیت بھی ضروری ہے اور بنیادی دینی علوم میں مہارت کے ساتھ دنیوی علوم بھی۔آج پورا عالم اسلام پسماندہ اور مجبور کیوں ہے؟ شراب نوشی، جوا اور لاٹری کا چلن ہمارے معاشرے میں بڑھ رہا ہے۔ یوں ہی جنسی انارکی، حرام کاری، وغیرہ کے رجحانات میں بھی زبردست اضافہ ہوا ہے۔دوسری طرف جہالت کی وجہ سے ملت کے مستقبل کی تعمیر اوراس کے افراد کی ترقی کے ضروری کام سے لوگ غافل ہیں۔ ہماری نئی نسل بہت حد تک مذہب بیزار ہو چکی ہے۔انہیں مذہب کے قریب لانے کی کوشش نہ کے برابر ہے۔تعلیم نسواں پر بھی خاطر خواہ توجہ نہیں ہو پا رہی ہے۔ قوم وملت کے صدہا مسائل ہیں جو تشنہ کام ہیں اگر حقیقی معنوں میں علم کی روشنی سے دل منور ہو جائے تو انشاء اللہ ان سارے مسائل کے حل کی راہیں آسان ہو جائیں گی۔

کتنا علم سیکھنا ضروری ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کے سیکھنے پر بہت زور دیا ہے اور ہر ممکن رغبت دلائی ہے۔ یہاں تک کہ ہر مسلمان کے لئے اسے اہم ترین فریضہ قرار دیا ہے۔چنانچہ ارشاد پاک ہے علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ) لیکن کتنا اور کون سا علم سیکھنا فرض ہے۔اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔

بے شمار معتبر و مستند کتابوں کے مطالعہ کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اتنا علم جس سے مسلمان اپنے عقیدے کے بارے میں یقینی و حقیقی معرفت حاصل کر سکے۔ اپنے رب کی عبادت اور حضور کی اطاعت کر سکے۔ اپنے نفس اور دل کا تزکیہ کر سکے۔ نجات دلانے والی چیزوں کا علم ہو اور تباہ کن گناہوں کا علم ہوتا کہ ان سے بچا جا سکے۔ اپنے ساتھ، اپنے خاندان والوں اور پڑوسیوں کے ساتھ معاملات کو درست کیا جا سکے۔ حلال و حرام میں فرق ہو سکے اس قدر علم ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے۔ جو درس گاہوں میں پڑھ کر، مسجدوں میں سن کر اور مختلف ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے۔

علم دین کی ضرورت کیوں؟

یہ بہت ہی اہم سوال ہے۔ صاحبان علم و دانش نے اس کے بہت سارے جوابات تحریر کیے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ علم کی ضرورت اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ سے سمجھ میں آرہا ہے **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۔** **ترجمہ**: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اسی لیے پیدا کیا تا کہ وہ میری عبادت کریں۔ (ذریت پارہ ۲۷ آیت: ۵۶)

معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق عبادت کے لیے کی گئی ہے اور علم کے بغیر عبادت کرنا ممکن نہیں اس لیے علم حاصل کرنا فرض ہوا۔ نیز قرآن پاک میں اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اپنے محبوب ﷺ کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا **مَااٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** ۝ **ترجمہ**: ”جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو“۔ (حشر: پارہ ۲۸، آیت ۷)

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جب تک آدمی کے پاس دینی علم نہیں ہوگا وہ اس وقت تک آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو نہ اپنا سکتا ہے اور نہ ہی منع کی ہوئی باتوں سے خود کو روک سکتا ہے۔اس لیے ضروری ہوا کہ علم حاصل کرے تا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کر سکے۔

علم دین کی فرضیت میں حکمت کیا ہے؟

ہر مسلمان مرد وعورت پر علم کے فرض کرنے کی حکمت کیا ہے۔اسے مفسر قرآن حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ کی اس تحریر سے سمجھیں فرماتے ہیں۔

اول:-اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائیگی پر قادر نہیں ہو سکتا۔

دوم:-خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا۔

سوم:-اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔

چہارم: خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔

پنجم:-اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پہ صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔

ششم:-خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔(علم اور علما۔بحوالہ تفسیر کبیر ج ۱،ص ۲۷۸)

پھر سمجھنے کی بات یہ بھی کہ ہر آدمی پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت اللہ تعالیٰ نے دو طرح کے حقوق عائد کیے ہیں۔ (۱)حقوق اللہ (۲)حقوق العباد ۔اور ان

دونوں حقوق کی ادائیگی بے علم ممکن نہیں اسی لئے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ** ο **ترجمہ**: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ (مشکوٰۃ ص:۳۴)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔شارحین حدیث نے فرمایا ہے کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ پر ضروری ہے۔جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت، اس کے رسول کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا۔اس لئے کہ ان چیزوں کا علم فرض عین ہے۔ (مرقات ج ۱، ص ۲۳۳)

اور اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔علم سے مراد اس حدیث میں وہ علم ہے جو مسلمانوں کے لئے وقت پر ضروری ہے۔مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور رسول کی رسالت ونبوت کو جاننا واجب ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ جب نماز کا وقت آ گیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا ضروری ہو گیا پھر جب ماہ رمضان آیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا، جب مالک نصاب ہو گیا تو زکوٰۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہو گیا اور اگر مالک نصاب ہونے سے قبل مر گیا اور زکوٰۃ کے مسائل کو نہیں سیکھا تو گنہگار نہیں ہوا۔ جب عورت کو نکاح میں لایا تو حیض ونفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے جاننا واجب ہو گیا ۔ وعلی هذا القیاس۔ (اشعۃ اللمعات)

حصول علم کے لیے سفر کرنا

علم دین کی تحصیل کی رغبت دلاتے ہوئے حضور آقا علیہ السلام نے فرمایا اُطْلُبُوْا

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْن۔ (جامع صغیر ص:۷۲) ترجمہ: علم حاصل کرو اگر چہ تمہیں ملک چین جانا پڑے۔ یعنی حصول علم کے لیے دشوار سفر بھی کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کرو۔

اسی حدیث کو پیش نظر رکھ کر صحابہ نے حصول علم کے لیے دور دراز ممالک کا سفر فرمایا اور علم میں کمال پیدا کیا۔ ایک صحابی حضور علیہ السلام کی صرف ایک حدیث سننے کے لئے مصر تشریف لے گئے۔ حدیث رسول سنا سواری پہ سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ کی راہ چل پڑے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ کے دلوں میں علم دین حاصل کرنے کا کیسا جذبہ موجزن تھا۔ بعد کے بزرگوں نے بھی صحابہ کے نقوش قدم کی پوری پوری پیروی کی ۔ حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تحصیل علم کے لئے متعدد دفعہ مکہ شریف، مدینہ شریف اور بصرہ تشریف لے گئے۔

حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ عین جوانی کے عالم میں تحصیل علم کے لئے جیلان سے بغداد تشریف لائے۔ طرح طرح کی صعوبتوں کا سامنا کیا۔ فاقہ کی نوبت بھی آئی مگر تحصیل علم میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں فرمائی۔ حضور سیدنا خواجہ غریب نواز اپنے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی بارگاہ میں بیس برس رہے اور کسب علم کرتے رہے۔ یہ ہے ہمارے بزرگوں کی تعلیمی تڑپ اور ان کی نگاہ میں تعلیم کی اہمیت ہے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ ہم محض بزرگوں کی محبت کا کھوکھلا دعویٰ کرتے ہیں ، دامن نہ چھوڑنے کے نعرے لگاتے ہیں۔ جب کہ بزرگوں کی اصل محبت یہ ہے کہ ان کی تعلیمات کو اپنائیں اور اس ڈگر کو اپنائیں جس پر چل کر انھوں نے زندگی گزاری ہے۔

علم کی اہمیت پر صحابی رسول کی ولولہ انگیز تقریر

ایک موقع پر صحابی رسول حضرت معاذ نے علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ایمان افروز تقریر فرمائی جس کا ذکر فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے اپنی شہرہ آفاق

کتاب تنبیہ الغافلین میں اس طرح فرمایا ہے۔

لوگو! علم حاصل کرو، علم حاصل کرنا نیکی، اس کی طلب عبادت، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح اور جستجو جہاد ہے۔ جاہل کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اہل علم کے سامنے علمی گفتگو قرب الٰہی کا سبب ہے۔ علم جنت کا راستہ، وحشت کا مونس، مسافرت کا ساتھی، تنہائی میں باتیں کرنے والا، راحت وآرام کی راہ بتانے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا، دوستوں کی مجلس کی زینت اور دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے۔ اسی کے ذریعہ علما قوم کے امام اور رہنما بنتے ہیں۔ فرشتے ان سے دوستی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ برکت کے لیے ان سے مصافحہ کرتے اور استقبال کے لیے پیروں تلے بازو بچھاتے ہیں، ہر تر وخشک چیز ان کے لیے دعا کرتی ہے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں، زمین کے کیڑے مکوڑے اور جنگلوں کے درندے بھی دعا کرتے ہیں۔ علم، جہالت کی موت سے نکال کر دلوں کو زندگی بخشنے والا، تاریکیوں میں چراغ اور کمزوریوں میں طاقت ہے، اس کے ذریعہ انسان دنیا وآخرت کے بلند درجات حاصل کرتا ہے، علم کا مطالعہ نفلی روزوں اور اس کا مذاکرہ تہجد کے قائم مقام ہے، اس سے انسان صلہ رحمی سیکھتا اور حلال وحرام میں تمیز پیدا کرتا ہے، علم امام ہے عمل مقتدی اور علم نافع صرف نیک لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

علم کی اہمیت امام غزالی کی نظر میں

حضرت امام غزالی علم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں، علم کا نفع بہت زیادہ ہے کیونکہ بندہ عبادت کے معاملے میں علم کا سخت محتاج ہے اور عبادت کی دیوار علم ہی پر قائم ہوتی ہے۔ (منہاج العابدین مترجم ص:۳۱)

پھر دو صفحے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل نہ کرے وہ عبادات اور ان کے

ارکان کوٹھیک طریقہ سے ادانہیں کرسکتا۔ بالفرض اگرکوئی تمام آسمانوں کے فرشتوں جتنی عبادت کرلے مگرعلم نہ ہوتو خسارے میں ہی رہے گا۔اس لیے جس طرح بھی ہو علم ضرور حاصل کرواوراس کے حاصل کرنے میں سست نہ بنو ورنہ گمرہی کے خطرات سے دوچار ہوجاؤ گے۔ (منہاج العابدین ص:۳۳)

اکثرایسا دیکھنے میں بھی آتا ہے کہ دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بعض عبادت گذار حضرات کفریات تک بک جاتے ہیں۔

آدمی کہلانے کا حقدار کون؟

کسی نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا من الناس آدمی کون ہےتو آپ نے جواباًارشادفرمایا۔آدمی کہلانے کےحق دارعلماہیں۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں جوعالم نہ ہو، امام عبداللہ بن مبارک نے اسے آدمی شمارنہیں کیا۔اس لئے کہ انسان اورچوپائے میں فرق علم سے ہےاورعلم ہی کے سبب آدمی کا شرف ہے۔اس کا شرف جسمانی طاقت سےنہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ورہے، نہ اس کا شرف جسم کےسبب ہے کہ ہاتھی انسان سے کہیں زیادہ بڑاجسم والا ہے۔ نہ اس کا شرف بہادری کے سبب ہے کہ شیراس سے زیادہ بہادر ہے۔نہ خوراک کی وجہ سے اس کا شرف ہے کہ بیل کا پیٹ اس سے کہیں بڑا ہے۔ آدمی توصرف علم کے لئے بنایا گیاہےاورعلم ہی اس کا شرف ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

علم عمل کا رہنما ہے

اسلام کی نگاہ میں علم جس طرح ایمان کا رہنماہےاسی طرح عمل کا بھی رہنما ہے۔امام بخاری نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف میں ایک باب ہی اس عنوان سے قائم کیا ہے کہ ’’قول وعمل سے پہلے علم‘‘ مطلب یہ ہے کہ علم شرط ہےقول وعمل کی درستی

کا۔علم کے بغیر نہ قول کا اعتبار کیا جاسکتا ہے نہ فعل کا۔اس لئے علم کا مرتبہ ان دونوں سے پہلے ہے اور وہی عمل کی نیت درست کرتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل کی روایت میں پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ علم عمل کا رہنما ہے اور عمل اس کے تابع ہے کوئی عبادت اس وقت تک صحیح نہیں ہوسکتی جب تک عبادت کرنے والا یہ نہ جانے کہ اس عبادت کے ارکان اور ضروری شرائط کیا ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے، جس نے نماز اچھی طرح ادانہیں کی تھی، فرمایا تھا کہ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔(متفق علیہ)

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اس شخص نے آپ ہی کے سامنے نماز پڑھی تھی لیکن چونکہ اس کے پاس علم نہیں تھا اس لئے ارکان ٹھیک ڈھنگ سے ادا نہ کرسکا اس لئے حضور نے اس کی نماز کو باطل قرار دیا۔اسی لیے قرآنی آیات اور احادیث رسول میں تحصیل علم کی سخت تاکید فرمائی گئی ہے ساتھ ہی ساتھ علم، صاحبان علم اور طلبہ کے فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔مگر افسوس آج مسلمان علم دین کی ناقدری میں مبتلا ہیں۔جس کی وجہ سے پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہورہے ہیں۔ایسے میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کریں۔رب کو راضی کریں۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کریں۔تو ہمیں چاہیے کہ علم دین کی تلاش وجستجو میں لگ جائیں۔یہی رب تک پہنچنے اور دنیاوی واخروی آفات وبلیات سے نجات کا واحد راستہ ہے۔

علم جہالت سے بہتر ہے

کسی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے علم حاصل کرنے کا شوق تو بہت ہے مگر اس لیے حاصل نہیں کرتا کہ پتہ نہیں اس پر عمل کرسکوں گا یا نہیں۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم ہر حال میں جہالت سے

بہتر ہے۔سائل نے یہی بات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔انہوں نے فرمایا آدمی قیامت کے دن اسی حالت پر اٹھے گا جس پر مرا ہے،موت کے وقت عالم تھا تو عالم اور جاہل تھا تو جاہل اٹھے گا۔اتفاق سے سائل کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوگئی تو ان سے بھی یہی سوال کیا۔انہوں نے فرمایا۔آدمی کے لیے علم سے بے پرواہ ہونے سے زیادہ کوئی چیز نقصاندہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے علم دین سے بہتر کوئی چیز نہیں،ایک فقیہ (عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ بھاری ہے ہر عمارت کا ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون علم ہے۔(تنبیہ الغافلین)

علمِ دین دولت سے بہتر ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں علم سات وجوہات کی وجہ سے مال سے افضل ہے۔

اول:۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی میراث ہے۔

دوم:...... علم خرچ کرنے سے گھٹتا نہیں جب کہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔

سوم: ...... مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے۔

چهارم: ...... جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے جب کہ علم آدمی کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

پنجم: ...... مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے جب کہ علم دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

ششم: لوگ دینی معاملات میں صاحب علم کے محتاج ہوتے ہیں صاحب ثروت کے نہیں۔

ھفتم: ......علم کی برکت سے پل صراط سے گزرنے میں آسانی ہوگی اور مدد ملے گی جب کہ مال پل صراط سے گزرنے میں رکاوٹ بنے گا۔
(علم اور علما، بحوالہ تفسیر کبیر ج،۱۔۲۷۷)

اہل علم کی فضیلت اور قرآنی آیات

قرآن شریف میں علم اور علم سے تعلق رکھنے والی چیزوں کا ذکر کم وبیش ساڑھے آٹھ سو مرتبہ آیا ہے۔خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی گئی۔وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً **ترجمہ**: اور کہیے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔(طٰہٰ ۱۱۴)

امام قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں اگر کوئی چیز علم سے افضل اور برتر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم دیتا کہ وہ اس میں سے مزید طلب کریں جیسا کہ علم کے سلسلے میں مزید طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(الجامع لاحکام القرآن)

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ اہل علم کی رفعت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمارہا ہے۔یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰت **ترجمہ**: اللہ تعالی ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا ہے درجوں بلند فرمائے گا۔(مجادلہ:۱۱/۵۸)

معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ ساتھ علم دین کا ملنا بلندی درجات کا ذریعہ ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ **ترجمہ**: آپ فرمادیں کیا وہ جو علم والے ہیں اور وہ جو علم سے کورے ہیں کیا برابر ہوسکتے ہیں۔(زمر۔۹/۳۹)

پتہ چلا کہ علم، علم والے کو دیگر لوگوں پر فضیلت اور شرف بخشتا ہے۔

ایک جگہ یوں ارشاد ہے۔مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔

ترجمہ: جسے حکمت (دینی سمجھ) دی گئی تو اسے بے شمار خوبیاں دی گئیں''۔ (سورہ بقرہ ۲/۲۶۹) یہاں حکمت سے مراد علم ہے یعنی جسے علم دیا گیا ہے اسے خیر کثیر عطا کیا گیا۔

ایک اور مقام پر ارشاد پاک ملتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُ **ترجمہ**: بیشک اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ علما ہی ڈرتے ہیں۔ (سورہ فاطر ۳۵/۲۸)

خلاصہ یہ کہ علم اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا سب سے افضل ذریعہ ہے اور علم ہی کے ذریعہ بلند و بالا درجات تک رسائی ممکن ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَالَّذِیْنَ اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ''اور جنہیں علم دیا گیا وہ درجوں بلند کیے گئے''۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر ضروری ہے کہ علم نافع حاصل کرو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ علم نافع کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کا علم اس کی خواہشات پر غالب ہو تو وہی علم نافع ہے۔ (ریاض الناصحین مطبوعہ ترکی)

مندرجہ بالا آیتوں سے آپ علم دین کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا چکے ہوں گے۔ اب آیئے حدیثوں کی روشنی میں علم دین کی فضیلت سمجھنے کی کوشش کریں۔

علم دین کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فقیہ (عالم) بنا دیتا ہے۔ (بخاری، جلد اول کتاب العلم۔ ص ۱۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا موت کے بعد مومن کو اس کے جن اعمال اور نیکیوں کا فائدہ پہنچتا ہے ان میں سے ایک علم بھی ہے جسے اس نے حاصل کیا اور لوگوں میں پھیلایا ہو۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع کردیا جاتا ہے۔ مگر تین چیزوں کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو (۳) اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۴)

یعنی دینی علم کا فائدہ صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی حاصل ہوگا۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کبھی اچھی بات سننے سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانا جنت بن جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۴)

یعنی مومن ہمیشہ اچھی بات سننے کا خواہش مند رہے تاکہ ان پر عمل کے ذریعہ جنت کا مستحق بن جائے۔

☆ حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا علم حاصل کرنے سے آدمی فقیہ بن جاتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری امت کو دینی معاملات سے متعلق چالیس حدیثیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی جانب سے گواہی دوں گا۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم ص ۳۶)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو۔ اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ اس لیے کہ میں رحلت کر جاؤں گا اور علم عنقریب اٹھالیا جائے گا فتنے ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ جب دو آدمیوں کے درمیان اختلاف ہوگا تو وہ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاسکیں گے۔ جو ان دونوں کے درمیان فیصلہ کردے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص: ۳۸)

اس حدیث پاک کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طلب علم کے ساتھ ساتھ اشاعت علم کی بھی سخت تاکید فرمائی ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کی

صورت میں ہمیں جس طرح کی آفت اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔اس کا بھی ذکرفرما دیا ہے۔صد ہزار افسوس آج ہم ان حالات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں جن کا ذکر آقا علیہ السلام نے چودہ سوسال پہلے فرمایا تھا علم اٹھتا جارہا ہے اختلافات بڑھتے جارہے ہیں۔اور تصفیے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی ہے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے۔ (حاشیہ احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۴۴)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم حاصل کرو کیونکہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ (نزہۃ المجالس۔ص:۳۰۱)

سبحان اللہ! یہ وہ فضائل ومناقب ہیں جو احادیث مبارکہ میں علم دین کے بیان ہوئے ہیں۔اب آیئے طلبہ کی فضیلت احادیث کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے۔انشاءاللہ اس کے مطالعہ سے طلب علم کا شوق ضرور پروان چڑھے گا۔

دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کی فضیلت

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان فرمادے گا۔اور جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔ (مشکوۃ، کتاب العلم صفحہ۔۳۲)

یعنی اللہ تعالی طالب علموں کا ذکر فرشتوں اور نبیوں کے درمیان فرماتا ہے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کیلئے راستہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ

جنت کے راستوں میں سے کسی راستے کو اس کے لئے آسان فرمادیتا ہے۔اور بیشک فرشتے طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے اپنے بازوؤں کو بچھاتے ہیں۔اور عالم کے لیے آسمان وزمین کی تمام مخلوقات دعائیں کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر کی گہرائی میں دعائیں کرتی ہیں۔اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیگر ستاروں پر فضیلت حاصل ہے۔علما انبیائے کرام کے وارث ہیں۔اور انبیائے کرام نے دینارو درہم وراثت میں نہیں چھوڑا بلکہ وراثت میں علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پالیا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم،صفحہ ۳۴)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو علم دین حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے۔یہاں تک کہ لوٹ آئے۔(مشکوٰۃ۔کتاب العلم،صفحہ ۳۴)

یعنی جب تک کوئی علم کی تلاش میں ہوتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہوتا ہے۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔(مشکوٰۃ۔کتاب العلم،صفحہ ۳۴ بحوالہ ترمذی)

یہاں گناہوں کے معاف کیے جانے سے مراد صغیرہ گناہوں کا معاف کیا جانا ہے۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے اس حال میں موت آئے کہ وہ علم حاصل کر رہا ہوتا کہ اس علم کے ذریعہ دین کو نئی زندگی بخشے تو جنت میں اس کے اور انبیائے کرام کے درمیان صرف ایک درجے کا فاصلہ ہوگا۔(مشکوٰۃ،کتاب العلم صفحہ ۳۶)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستہ کو اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان فرمادے گا۔(کچھ آگے ارشاد فرماتے ہیں)اور علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اور دین کی اصل وہ پرہیزگاری ہے۔ (مشکوٰۃ۔کتاب العلم ص:۳۶)

یعنی علم حاصل کرنے کے ساتھ اگر تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار نہیں کیا تو علم کے

فیضان سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رات کی ایک گھڑی بیدار رہ کر سبق پڑھنا پڑھانا پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ۔کتاب العلم صفحہ ۳۶)

☆حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو بھوکے کبھی شکم سیر نہیں ہو سکتے۔ان میں سے ایک علم کا متلاشی ہے جبکہ دوسرا دنیا کا چاہنے والا۔اور یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔علم کا متلاشی برابر اللہ کی رضا حاصل کرتا رہتا ہے اور دنیا کا چاہنے والا سرکشی میں مزید بھٹکتا رہتا ہے۔پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَى ،أَن رَّآهُ اسْتَغْنَى ”خبردار ہو جاؤ بیشک انسان جب دولت دیکھتا ہے تو سرکشی پر اتر آتا ہے۔اور دوسری جماعت کے بارے میں فرمایا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُ بیشک اللہ کے بندوں میں اللہ سے سب سے زیادہ علما ہی ڈرتے ہیں۔(مشکوٰۃ۔کتاب العلم صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ عالم بے پناہ علم حاصل ہونے کے بعد بھی تلاش علم میں سرگرداں رہتا ہے۔اس حدیث سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو دو چار کتابیں پڑھ کر شکم سیر ہو جاتے ہیں۔اور مزید کچھ پڑھنے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ہرا بھرا اور خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کر لی اور اسے دوسروں تک پہنچا دیا (مشکوٰۃ۔کتاب العلم صفحہ ۳۴)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے علم حاصل کیا اور اسے پالیا تو اسے دو اجر ملے گا اور جو نہ پا سکا تو اسے ایک اجر ملے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۶)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علم دین کو ہر آنے والی نسل میں سے اچھے لوگ حاصل کریں گے جو دین سے غلو کرنے والوں کی تحریف کو، باطل کے جھوٹ کو،اور جاہلوں کی تاویل کو دور کریں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۶)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ دینی تعلیم انہیں لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو لوگوں میں اچھے ہوتے ہیں۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دین میں سمجھ پیدا کرے (یعنی تعلیم حاصل کرے) اللہ تعالیٰ اسے رنج سے بچائے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان تک نہ ہوگا۔ (احیاء العلوم مترجم۔ صفحہ ۴۷)

اس حدیث پاک کے ذریعہ طالبان علوم نبویہ کو اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ فکر معاش اور دیگر مصائب سے گھبرا کر تحصیل علم میں ڈھیلے نہ پڑیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روزی اپنے ذمہ کرم پہ لے لیا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی علم کا کچھ حصہ اس لیے سیکھے تا کہ لوگوں کو سکھائے گا۔ تو اس کو ستر پیغمبروں کا ثواب دیا جائے گا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۵۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر سے علم کا کچھ حصہ حاصل کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے تا کہ اس علم کے ذریعہ اپنی اصلاح کرے یا کسی دوسرے کو اس کی تعلیم دے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار سال کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ گویا اس نے یہ پوری مدت دن میں روزہ رکھ کر اور رات میں قیام کر کے گزارا ہے۔ اور فرشتے اسے آغوش رحمت میں لے لیتے ہیں۔ اور علم کی تلاش میں نکلنے والے کے لئے آسمان پہ پرواز کرنے والے پرندے، سمندر کی تہہ میں تیرنے والی مچھلیاں اور زمین پہ چرنے والے چوپائے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ستر صدیقوں کا مرتبہ عطا فرماتا ہے۔ اور آدمی کا یہ عمل (یعنی علم کا حاصل کرنا) اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ اگر پوری دنیا اس کی ہو جاتی تو وہ اللہ کی راہ میں اسے صدقہ کر دیتا۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ ۱۰)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا طالب علم کی فضیلت عام لوگوں پر ایسی ہے جیسے

ابوبکر صدیق کی فضیلت میری تمام امت پر ہے۔ اور جیسے جبرئیل امین کی فضیلت دوسرے فرشتوں پر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۵)

یعنی طالب علم عام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ فضیلت اور قدر و منزلت کا حق دار ہے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جنتی لوگوں کو دیکھنا چاہے اسے طلبہ کی زیارت کرنی چاہیے۔ نیز آپ نے فرمایا جو طالب علم کسی عالم دین سے علوم شرعیہ حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے۔ اس کے نامۂ اعمال میں قدم قدم پر ایک ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک ایک شہر دیے جاتے ہیں۔ جب وہ زمین پر چلتا ہے تو ہر ذرّہ اس کے لیے دعا کرتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۶)

جذبۂ تحصیل علم

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت قاضی ابو یوسف (شاگرد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) کا پندرہ یا سولہ سال کا ایک نوجوان لڑکا تھا۔ حضرت کو اس سے غایت درجہ محبت تھی اسے بے پناہ چاہتے تھے۔ اچانک اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ (اسی دن قاضی ابو یوسف کو امام اعظم کے حلقۂ درس میں جانا تھا) اس کشمکش میں قاضی ابو یوسف نے اپنے خادموں سے کہا کہ میں اس کی تدفین کا کام تم لوگوں کے ذمہ کر رہا ہوں۔ مجھے اپنے استاذ کی مجلس میں جانا ہے۔ ہوسکتا ہے اس محفل میں علم کی کوئی ایسی بات بیان ہو جو میں نہیں جانتا ایسی صورت میں میں اس سے محروم رہ جاؤں گا۔ جبکہ میری خواہش یہ ہے کہ میں کسی بھی دینی بات سے محروم نہ رہوں۔ عرصے بعد جب قاضی امام ابو یوسف کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ نے خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ جنت کے ایک محل کے دروازے پر کھڑے ہیں اس محل کی بلندی عرش تک پہنچ رہی تھی۔ بزرگ نے پوچھا کہ یہ محل کس آدمی کا ہے؟ امام ابو یوسف نے کہا یہ میرا محل ہے۔ بزرگ نے پھر پوچھا تم نے

کس عمل کے ذریعہ اس محل کو حاصل کیا؟ امام ابو یوسف نے فرمایا کہ علم اور تعلیم پر حریص ہونے کی وجہ سے میں نے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ تم بھی علم حاصل کرو تا کہ دونوں جہان میں محبوب اور عزیز ترین بن جاؤ۔ (ریاض الناصحین ص: ۳۵۷)

مذکورہ بالا سطور پڑھ کر طلب علم کی اہمیت وفضیلت کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اس لیے اب آیئے اس علم کے حامل علما کے فضائل ومناقب بھی احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کرلیں تا کہ حصول علم کا شوق مزید دوبالا ہو۔

علما کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر اولاد آدم میں سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا میں ہوں اور میرے بعد وہ آدمی سب سے بڑا سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے پھیلایا۔ قیامت کے دن یا تو وہ تن تنہا آئے گا یا اس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۷)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں علما کا مقام نہایت ہی بلند وبالا ہے جب ہی تو حضور نے علما کو اپنے بعد قوم کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش قرار دیا ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رشک تو صرف دو لوگوں پر جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرے اس شخص پر جسے اللہ نے علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم ص: ۳۲)

یعنی اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ان ہی دو لوگوں کی طرح بننے کی کوشس کرو۔

☆ حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھوں میں سب سے اچھے تو وہ علمائے حق ہیں۔

(مشکوٰۃ، کتاب العلم ص:۳۷)

کیوں کہ وہ بے لوث دین کی خدمت کرتے ہیں۔کسی سے اجرت یا معاوضہ کے طلب گار نہیں ہوتے بلکہ خدا ورسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور دین کی سربلندی کے لیے بڑی سے بڑی قربانیاں دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

☆ حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو زندہ فرمائے گا اور علما سے فرمائے گا میں نے اپنا علم تم میں اس لیے نہیں رکھا تھا کہ تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ تمہیں بخش دیا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول صفحہ ۴۹)

☆ حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تین طرح کے افراد لوگوں کی شفاعت کریں گے (۱) انبیا (۲) علما (۳) شہدا۔ (احیاء العلوم مترجم)

اس حدیث میں انبیا اور شہدا کے ساتھ علما کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس سے علما کی قدرومنزلت بخوبی عیاں ہے۔

حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ اے ابراہیم میں علیم ہوں اور ہر علم والے کو دوست رکھتا ہوں۔ (احیاء العلوم جلد اول ص:۴۸)

☆ حضوراقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ! لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو یہ بات تمہارے لیے قیامت کے دن روشن نور پانے کا ذریعہ ہوگی جسے دیکھ کر اگلے پچھلے لوگ تم پر رشک کر رہے ہوں گے۔ (مفتاح النجاۃ ص:۱۸)

معلوم ہوا کہ وہی علما خدائے تعالیٰ کے اعزاز سے سرفراز ہوں گے جنھوں نے دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دینی تعلیم بھی دی ہوگی۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ میرے خلفا پر رحم فرمائے۔ دریافت کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفا کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میرے خلفا وہ ہیں جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ:۱۷)

معلوم ہوا کہ وہ علما جو حضور علیہ السلام کی سنت وشریعت کی تبلیغ میں سرگرم عمل رہا کرتے ہیں وہ حضور کے خلفا اور جانشیں ہیں۔اور یہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے سب سے زیادہ مرتبہ والے آدمی کا پتہ نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ضرور بتائیے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری امت کے علما ہیں۔ (منہاج العابدین ص:۲۳)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علم سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے جبکہ بدبخت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں۔ (منہاج العابدین ص:۲۷)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے اللہ نے علم سے نوازا گویا دنیا میں اسے جنت عطا فرمادی۔ (نزہۃ المجالس مترجم ص:۲۹۸)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے علما کی شان دریافت کی تو انہوں نے کہا علما آپ کی امت کے دنیا وآخرت میں چراغ ہیں۔وہ شخص خوش نصیب ہے جو ان کی قدر و منزلت پہچانتا ہے۔اور ان سے محبت رکھتا ہے۔اور وہ بڑا بدنصیب ہے جو ان سے مخاصمت (جھگڑا) رکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۲)

☆حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ عبادت کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں سے فرمائے گا۔ جنت میں جاؤ۔علما عرض کریں گے۔الٰہی انہوں نے ہمارے بتانے سے عبادت کی اور جہاد کیا،اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم میرے نزدیک بعض فرشتوں کی طرح ہو۔تم شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔وہ سفارش کریں گے۔اور خود جنت میں داخل ہوں گے۔ (احیاء العلوم جلد اول ص:۵۴)

معلوم ہوا کہ بارگاہ خداوندی میں عالم کی حیثیت عابد اور مجاہد سے بڑھ کر ہے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا درجہ نبوت کے قریب تر اہل علم اور اہل جہاد ہیں۔ اہل علم تو اس وجہ سے کہ انہوں نے لوگوں کو وہ باتیں بتائیں جو اللہ کے رسول لائے اور اہل جہاد اسلئے کہ انہوں نے پیغمبران عظام کی لائی ہوئی شریعت کی حفاظت کے لیے اپنی تلواروں سے جہاد کیا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول: ص: ۴۷)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو علم شریعت حاصل کرے اور میری امت کو سکھائے۔ عاجزی وانکساری اختیار کرے۔ وہ جنت میں اتنا ثواب پائے گا کہ کوئی اس سے افضل نظر نہیں آئے گا۔ جنت میں اس کے محل کا نام منزل شرافت ہوگا۔

(نزہۃ المجالس ص: ۳۰۷)

معلوم ہوا کہ جنت میں بلند و بالا مقام اسی عالم کو دیا جائے گا جو تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ علم سے بے بہرہ غافل لوگوں کو دین کی تعلیم بھی دیتا ہو۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علما کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کے ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتہ چلتا ہے اگر یہ ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے راستہ بھول جائیں۔ (بہار شریعت، سولہواں حصہ، صفحہ: ۲۲۷)

یعنی جس طرح آدمی ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم کرتا ہے اور منزل مقصود تک با آسانی پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح علمائے حق کی پیروی کرنے والے منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب رہیں گے۔

علم چھپانے پر وعیدیں

علمائے دین کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دینی تعلیم اور نظریہ کو فروغ دیں اس لیے کہ حدیثوں میں جہاں علم کی اشاعت کی بڑی

فضیلتیں بیان ہوئی ہیں وہیں دوسری طرف حضور آقا علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ علم کو چھپانا سخت عذاب کا سبب ہوگا۔لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے علما ومشائخ اس سلسلے میں غفلت برت رہے ہیں۔جس کے کئی وجوہات ہیں پہلی بات تو یہ کہ خود ان کا عمل قرآن وحدیث کے خلاف ہو چکا ہے شاید اسی خوف سے وہ قرآن وحدیث کے احکامات اور تعلیمات کا ذکر نہیں کرتے کہ تعلیم عام ہونے کی صورت میں ہم خود گرفت میں آجائیں گے۔اس طرح دین داری کا سارا بھرم کھل جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے علما ومشائخ کچھ ایسے حکام یا صاحبان دولت وثروت سے جڑے ہوئے ہیں جن کی زندگی قرآن وسنت اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ایسے میں علما ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں کہ کہیں صحیح بات کہہ دینے پر یہ ہم سے روٹھ نہ جائیں اور داد ودہش کا دروازہ ہم پر بند نہ ہو جائے۔ اور اگر کبھی احکام ومسائل بیان بھی کرتے ہیں تو انہیں توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں تا کہ ان کے عطیات وصلہ جات کا دروازہ ان کے لئے ہمیشہ کھلا رہے۔ ایسے علما اور مشائخ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔فرماتے ہیں اگر اہل علم اپنے علم کی قدر کرتے اور اس کو اس کے حقداروں کے سامنے پیش کرتے تو اس کے ذریعہ اپنے زمانے کے لوگوں کی سرداری کرتے۔لیکن انھوں نے دنیاداروں سے صلہ حاصل کرنے کے لئے اور علم کو اپنی مقصد برآریوں کے لئے استعمال کیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی نگاہوں میں ذلیل ہو کر رہ گئے۔غرض کہ علم دین کو جس مقصد کے لئے بھی چھپایا جائے گا یہ چھپانا عذاب کا باعث بنے گا۔

کلام پاک کی ایک آیت ہے۔”بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں باوجود اس کے کہ ہم تمام انسانوں کی رہنمائی

کے لئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اس روش سے باز آجائیں اپنے عمل کی اصلاح کرلیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے بیان کرنے لگیں، ان کو معاف کردوں گا اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں''

(سورہ بقرہ، آیت ۱۵۹،۱۶۰)

یہی وجہ ہے کہ صحابہ دین کی کسی بھی بات کو خود تک محدود نہیں رکھتے تھے، سخت پریشانی کے عالم میں بھی وہ اسلامی تعلیمات کا درس دیا کرتے تھے۔ ذیل کی دو حدیثوں سے آپ بخوبی اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ بخاری شریف کی ایک روایت ہے حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کی ہیں۔ (جب کہ بات یہ ہے کہ) اگر قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہیں کرتا۔ پھر انہوں نے مندرجہ بالا دونوں آیتوں کی تلاوت کی۔ حضرت ابو ہریرہ کا مطلب یہ تھا کہ میں ڈر سے ہر حدیث کو بیان کر دیتا ہوں کہ میں دینی احکام کو چھپانے کے گناہ کا مرتکب نہ ٹھہرایا جاؤں۔

اسی طرح بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت ابوذر نے ایک مرتبہ اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار بھی رکھ دو اور میں یہ سمجھوں کہ تمہارے مجھ پر تلوار چلانے سے پہلے پہلے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ایک کلمہ بیان کرسکتا ہوں تو میں اسے بیان کردوں گا۔

اللہ اللہ یہ تھا صحابہ کرام کا جذبہ کے وہ ایسے خطرناک موقع پر بھی علم دین اور احادیث رسول کی تبلیغ سے غافل نہیں رہتے تھے۔ کاش دور حاضر کے علما و مشائخ بھی یہی ذہن و فکر بنالیں تو کیا ہی بہتر ہو۔

علمائے سو (یعنی دنیا دار علما) حضور کی نظر میں

علمائے سو ایسے علما کو کہتے ہیں جو دینی علم رکھنے کے باوجود بد عملی اور دنیا طلبی میں مصروف رہتے ہیں۔ دین کا کوئی کام کرتے بھی ہیں تو اس سے مقصود دنیا اور دولت حاصل کرنا ہی ہوتا ہے۔ ایسے علما کے لیے حضور علیہ السلام نے سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا بروں میں سب سے برے علمائے سو ہیں۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے بدترین وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب الحزن سے اللہ کی پناہ طلب کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ جب الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب الحزن جہنم کی ایک ایسی خوفناک وادی ہے جس سے خود جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کون لوگ داخل کیے جائیں گے؟ فرمایا اپنے اعمال کی نمائش کرنے والے قاری۔ (عالم وغیرہ)۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۸)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی رسم رہ جائے گی۔ ان کی مسجدیں لوگوں سے بھری ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علما آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی کی طرف سے فتنہ نکلے گا پھر انہی کی طرف لوٹ جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۸)

یعنی آخری زمانے میں بہت سے فتنے عالموں کے پیدا کئے ہوئے ہوں

گے۔ جسکا خمیازہ خود انہی کو بھگتنا پڑے گا۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز تمام لوگوں میں سب سے سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے علم سے نفع اٹھانے نہ دیا ہو۔ اور فرمایا انسان عالم نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ (احیاء العلوم مترجم ص:۱۳۳)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک عالم کو لایا جائے گا پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کی آنتیں نکل پڑیں گی۔ وہ انہیں لے کر اس طرح چکر لگائے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ پوچھیں گے یہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا میں اوروں کو عمل کے سلسلے میں ترغیب دیتا تھا لیکن خود عمل نہیں کرتا تھا۔ دوسروں کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کیا کرتا تھا۔ (احیاء العلوم جلد اول ص:۱۳۴)

یعنی عالم کے لیے صرف دوسروں کو نیکی کی ترغیب دینا ہی کافی نہیں بلکہ خود باعمل ہونے کی ذمہ داری زیادہ ہے۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جن تین آدمیوں کا حساب لیا جائے گا ان میں سے ایک عالم ہے۔ جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو پڑھایا اور قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کروائے گا۔ عالم اللہ کی نعمتوں کا اقرار کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا تو نے میرے لیے کیا کیا؟۔ عالم کہے گا میں نے تیرے لیے علم حاصل کیا اور تیرے ہی لیے دوسرے کو تعلیم دی اور تیرے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے علم حاصل کیا تھا تاکہ عالم کہلائے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا تاکہ تو قاری کہلائے۔ تو تو جو چاہتا تھا وہ تجھے کہا جا چکا ہے پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا (کہ

اسے جہنم میں ڈال دو) تو اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۴)

عالم بے عمل حضرت عیسیٰ کی نظر میں

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عورت خفیہ طور پر زنا کرے اور اس کو حمل ہو جائے پھر جب حمل ظاہر ہو تو رسوا ہو۔ اسی طرح جو شخص علم پر عمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن (اولین و آخرین کے) مجمع میں رسوا کرے گا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۱۴۸)

علمائے سو، اکابرین امت کی نگاہ میں

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس امت پر سب سے زیادہ خوف منافق عالم کا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا منافق کس طرح عالم ہو سکتا ہے فرمایا زبان کا عالم ہو لیکن دل اور عمل کے اعتبار سے جاہل ہو۔ (احیاء العلوم جلد اول مترجم ص:۱۳۴)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا عالم کون ہیں؟ کہا عالم وہ ہیں جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہوں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو پھر علما کے دل سے کس چیز نے علم کو نکال دیا ہے۔ کعب نے جواب دیا دنیا کی لالچ نے ان کے دلوں سے علم کو نکال دیا ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۷)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں جن سے لوگ برباد ہو جاتے ہیں ان میں سے ایک عالم کی لغزش ہے۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص ۱۴۸)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ دل کی شیرنی کڑواہٹ میں بدل جائے گی۔ عالم کو اس وقت علم سے فائدہ نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی طالب علم کو علم سے نفع ہوگا۔ (پھر آگے فرماتے ہیں) یہ حال اس وقت ہوگا جب علما کے دل دنیا کی محبت کی طرف اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی طرف

مائل ہوں گے۔اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے حکمت کے چشمے سلب کر لے گا اور ہدایت کی شمعوں کوگل کر دے گا۔جب تم ان علما سے ملو گے تو زبان سے کہیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔مگر بدکاری ان کے عمل سے ظاہر ہوگی۔(پھر کچھ آگے فرماتے ہیں) یہ اس لیے ہوگا کہ اساتذہ نے غیر اللہ کے لیے تعلیم دی اور شاگردوں نے غیر اللہ کے لیے تعلیم حاصل کی ہوگی۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۱۳۷)

☆ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں علما پر عذاب دل کا مرجانا ہے اور دل کی موت یہ ہے کہ آخرت کے عمل سے دنیا کی طلب ہو۔(احیاء العلوم مترجم جلد اول صفحہ:۱۳۴)

(٦) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم عمل کو پکارتا ہے اگر عمل نے ہاں کی تو بہتر ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے۔(احیاء العلوم جلد اول مترجم ص:۱۳۴)

☆ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عالم جب دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کی سب سے ادنیٰ سزا یہ کہ اپنی مناجات کی حلاوت اس کے دل سے نکال لیتا ہوں۔

(احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۱۳۷)

علم کے ساتھ عمل بھی ضروری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا بے عمل عالم سے جاہل بھی نفرت کرتا ہے۔ اس لیے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر پاتا۔بے عمل عالم علم سے نہ خود کو فائدہ پہنچاتا ہے نہ دوسروں کو، چاہے اس کے پاس کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ ہو۔

فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے کتابوں کے اسّی صندوق جمع کیے تھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کے ذریعہ اسے یہ کہلوایا۔اتنے ہی صندوق اور جمع کر لے تو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک ان باتوں پر عمل نہ کرے۔

(۱) دنیا کی محبت دل سے نکال دے کہ یہ مومن کا گھر نہیں۔(۲) شیطان کا ساتھ چھوڑ دے

کہ وہ مسلمانوں کا دوست نہیں۔(۳) مسلمانوں کو نہ ستائے کہ یہ اللہ والوں کا کام نہیں۔

(تنبیہ الغافلین)

حضرت امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ علم عبادت سے افضل ہے۔لیکن علم کے ساتھ عبادت بھی ضروری ہے۔بغیر عبادت علم کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ علم درخت کی مانند ہے اور عبادت پھل کی طرح ہے اور درخت کی قدر پھل سے ہوتی ہے۔اگرچہ درخت اصل ہے۔لہٰذا بندے کے لیے علم اور عبادت دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

(منہاج العابدین مترجم ص:۲۶)

عابد پر عالم کی بزرگی

بیشتر عبادات کا فائدہ عبادت کرنے والے تک محدود رہتا ہے۔مثلاً نماز، روزہ، حج، عمرہ، ذکر و تسبیح سے عبادت گزار کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے اسی کے درجات بلند ہوتے ہیں۔معاشرے کو اس کی عبادتوں سے براہ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔جب کہ علم کا فائدہ صاحب علم تک محدود نہیں رہتا بلکہ ہر سننے والے یا پڑھنے والے کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے، چاہے اس کے اور علم والے کے درمیان کتنے ہی طویل فاصلے کیوں نہ ہوں۔اس سلسلے میں حدیثیں پڑھیے اور عابد پر عالم کی بزرگی کا خود اندازہ لگائیے۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے۔پھر حضور نے فرمایا فرشتے اور آسمان و زمین کے دوسرے مخلوقات یہاں تک کہ چونٹیاں اپنی سوراخوں میں، اور مچھلیاں سمندر کی تہہ میں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔(مشکوٰۃ، کتاب العلم صفحہ۔۳۴)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فقیہ (عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ۔کتاب العلم صفحہ۳۴)

یعنی شیطان کے لئے ہزار عابدوں کو راہ راست سے ہٹا دینا ایک عالم کے بہ نسبت زیادہ

آسان ہے۔

☆ حضور اقدس ﷺ کا گزر مسجد نبوی میں دو مجلسوں کے پاس سے ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں جماعتیں نیکی سے جڑی ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک جماعت کو دوسری جماعت پر فضیلت حاصل ہے۔ کچھ لوگ اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور اس کے شوق میں مچل رہے ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عطا فرمائے اور چاہے تو ان کی دعا مسترد کر دے لیکن دوسری جماعت کے افراد جو مسائل اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو تعلیم دے رہے ہیں تو وہ افضل ہیں اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اسی مجلس میں بیٹھ گئے۔ (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۶)

اس سے ثابت ہوا کہ علم کی مجلس ذکر کی محفل سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ جبھی حضور نے ذکر کی محفل چھوڑ کر علم کی محفل اختیار فرمایا۔

☆ حضور اقدس ﷺ سے قوم نبی اسرائیل کے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ان میں سے ایک عالم تھا وہ صرف فرض نماز پڑھتا پھر بیٹھ کر لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا جبکہ دوسرا دن میں روزہ رکھتا اور رات بھر بیدار رہ کر عبادت کرتا تھا تو ان دونوں میں افضل کون ہے۔ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا۔ جو فرض پڑھ کر لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتا تھا اس کی فضیلت اس عابد پر جو دن میں روزہ سے رہتا اور رات جاگ کر عبادت کرتا تھا اس پر ایسی ہے جیسے مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت حاصل ہے (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم صفحہ ۳۶)

مذکورہ تمام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عالم کو عابد پر درجوں فضیلت حاصل ہے۔

مجلس علم کی فضیلت

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا مجلس علم میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز پڑھنے اور ہزار بیماروں کی عیادت کرنے اور ہزار جنازوں میں شریک ہونے سے بہتر ہے۔ کسی نے پوچھا اور تلاوت قرآن سے بھی؟ فرمایا قرآن بغیر علم کے کب مفید ہے۔

(احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۵۳)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے کہ علما کی صحبت میں بیٹھنا اور دین کی باتیں سننا کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو حکمت بھری باتوں سے اسی طرح زندہ فرما دیتا ہے جس طرح مردہ زمین بارش کے قطرات سے جی اٹھتی ہے۔(تنبیہ الغافلین ص:۷)

یہ بات مشاہدے میں بھی ہے کہ جو حضرات علمائے حق کی صحبت میں رہا کرتے ہیں ان میں اور لوگوں کی بہ نسبت آخرت کی فکر زیادہ ہوتی ہے۔وہ ہر طرح کی نیکی میں پیش پیش نظر آتے ہیں جبکہ علمائے دین سے دور رہنے والے زیادہ تر لوگ گناہ اور سرکشی کے کاموں میں سرتا پا ڈوبے نظر آتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجلس علم میں ایک صاحب آئے اور مجلس میں ذرا سی جگہ دیکھ کر وہیں بیٹھ گئے۔ دوسرے صاحب نے تکلف سے کام لیا اور سب سے پیچھے بیٹھے۔تیسرے صاحب نے دیکھا کہ جگہ نہیں ہے واپس چلے گئے۔مجلس علمی تھی وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔لہٰذا مجلس سے فراغت کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ان تینوں میں سے ایک شخص نے اللہ کی طرف ٹھکانا حاصل کرنا چاہا تو اللہ نے ٹھکانا دے دیا۔دوسرا شرم کی وجہ سے پیچھے رہ گیا تو اللہ نے اسے پیچھے کر دیا۔تیسرے نے اللہ سے اعراض کی تو اللہ نے اس سے اعراض کیا کہ وہ مجلس سے واپس چلا گیا جو محرومی کا سبب ہے۔(تنبیہ الغافلین)

معلوم ہوا کہ جہاں کہیں علمی حلقہ میسر آجائے اللہ کی رحمت سمجھ کر اس میں شامل ہونا چاہیے۔مجلس علم سے روگردانی یقیناً محرومی کا سبب ہے۔

حکایت

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بصرہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے مسجد میں لوگوں کے دو گروہ دیکھے۔ایک حلقہ وعظ اور اللہ کے ذکر میں مشغول تھا۔تو

دوسرا حلقہ فقہی مسائل کی گفتگو میں مصروف تھا۔میں نے دل میں سوچا اگر میں ذکر یا وعظ کی محفل میں بیٹھوں گا تو وہ لوگ میرے لیے دعا کریں گے۔ اور میں انہی میں شریک رہوں گا اور اگر میں اس گروہ کے ساتھ بیٹھوں جو مسائل پہ گفتگو کررہے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ میں کوئی ایسا مسئلہ سن لوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔ میں اسی تردد میں رہا پھر میں ان دونوں محفلوں کو چھوڑ کر تیسری جگہ بیٹھ گیا مجھے نیند آ گئی۔خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے تو فقہی مسائل کی مجلس میں کیوں نہیں بیٹھا جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار مقرب فرشتوں کے ساتھ فقہی مسائل کی محفل میں شریک ہوئے تھے جو کوئی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ نیک بخت ہوتا ہے ایسے آدمی کا بدبختی سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ (ریاض الناصحین)

سبحان اللہ! یہ ہیں مجالس علم میں شریک ہونے کے برکات وثمرات کاش مسلمان ان حدیثوں سے عبرت حاصل کریں اور مجالس علم میں شرکت کے عادی بن جائیں۔تو کیا خوب ہو۔

مجلس علم کے سات فائدے

حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ جو شخص عالم کی مجلس میں آتا ہے اس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں اگرچہ وہ ان سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہ کرسکے۔

اول: جب تک اس مجلس میں رہتا ہے گناہوں اور فسق وفجور سے بچا رہتا ہے۔

دوم: طلبہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

سوم: طلب علم کا ثواب پاتا ہے۔

چہارم: اس رحمت میں جو مجلس علم پر نازل ہوتی ہے شریک ہوتا ہے۔

پنجم: جب تک علمی باتیں سنتا ہے عبادت میں ہوتا ہے۔

ششم: جب عالم کی کوئی علمی بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی ہے تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے تو شکستہ دلوں میں لکھا جاتا ہے۔

ھفتم: علم اور علما کی عزت اور جہل وفسق کی ذلت سے واقف ہو جاتا ہے۔

دینی و دنیوی مجلس کے اثرات

یہ انسان کی فطرت ہے کہ جس ماحول میں رہتا ہے اور جیسے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے اس کے اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے اسلاف دینی مجالس اختیار کرنے کی ہمیں خصوصی تاکید فرمایا کرتے تھے تاکہ دین و مذہب کی محبت ہماری فطرت میں بیٹھ جائے۔ اس سلسلے میں حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ نے کیا ہی پیاری بات تحریر کی ہے لکھتے ہیں حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا۔ بیٹا جہاں کہیں اللہ کے ذکر کی مجلس منعقد ہو تم اس میں ضرور بیٹھنا، اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم تمہیں نفع پہنچائے گا۔ جاہل ہو تو جہالت دور ہو گی، اس مجلس پر رحمت نازل ہو گی تو تم بھی اس میں شریک رہو گے۔ ایک بزرگ کا قول ہے۔ علما کی مجلس دین کو درست کرتی ہے۔ اور بدن کو زینت بخشتی ہے جب کہ فسّاق و فجار کی مجلس دین کی بربادی اور جسم کی برائی کا سبب ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

مرنے کے بعد بھی علم سے فائدہ پہنچتا ہے

علم کا فائدہ صرف آخرت کے ثواب ہی کی صورت میں نہیں ملتا بلکہ علم دنیا و آخرت دونوں جگہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی آدمی کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک بھی صاحب علم کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ اس کے فائدے فوری بھی ہیں اور دوررس بھی۔ عالم بعد وفات بھی اس کائنات میں لمبی عمر پاتا ہے خاص طور پر وہ جس کی تصانیف ہوں۔ کیوں کہ کتاب کی عمر زیادہ لمبی ہوتی ہے اور اس

کا اثر زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ لوگ آج بھی ماضی کے علما ومشائخ کے علمی ذخیروں سے فائدہ حاصل کرر ہے ہیں جب کہ ان علما ومشائخ اور ہمارے درمیان صدیوں کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ مثلاً حضور امام اعظم ابوحنیفہ۔ حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی ۔ حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی۔ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضوان اللہ علیہ اجمعین وغیرہ۔ ان سبھی مقتدر ہستیوں کے وصال کو عرصہ گزر چکا ہے ۔ لیکن ان کے دینی خدمات اور تصانیف نے انہیں آج تک زندہ رکھا ہے اور انشاء اللہ یہ صبح قیامت تک زندہ رہیں گے۔

قرآنی تعلیم کی فضیلت

قرآن جو تمام علوم وفنون کا سرچشمہ ہے اس کا پڑھنا پڑھانا سب عبادت ہے مگر مسلمانوں کا حال زار یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کی تعلیم سے غفلت برتا جارہا ہے۔ جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث طیبہ میں اس کی اہمیت کا بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ چند حدیثیں اس ضمن حاضر خدمت ہیں۔

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔ (بخاری شریف)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی، پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے قرآن پڑھ کر اس کے مطابق عمل کیا ہو۔ (فضائل قرآن ۔ بحوالہ الترغیب والترہیب)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دے تاکہ وہ اس

میں غور وفکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا۔

(فضائل قرآن بحوالہ الترغیب والترہیب)

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے قرآن پڑھ کر اسے یاد کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے دس ایسے لوگوں کے حق میں قبول کرے گا جن میں سے ہر ایک پر جہنم کی سزا واجب ہو چکی ہوگی۔

(فضائل قرآن ص:۸۶ بحوالہ۔الترغیب والترہیب)

سبحان اللہ قرآن کریم سے رشتہ جوڑنے کی کیا بات ہے مگر یاد رہے مذکورہ بالا فضائل انہیں لوگوں کو حاصل ہوں گے جو اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھیں اسے سمجھیں احکامات پر عمل کریں اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ ورنہ مذکورہ فوائد حاصل نہ ہوں گے۔

اسکول کے بچوں کو ناظرہ قرآن اور مسائل کی تعلیم

آج کل مسلمانوں کے بچے اور بچیاں بڑی تعداد میں اسکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ کوئی بری بات بھی نہیں ہے۔ لیکن اسکولوں میں ایک بڑی دشواری یہ ہوتی ہے کہ وہاں ہمارے بچوں کو قرآن اور دینیات کی تعلیم نہیں دی جاتی ایسے میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام کریں ایسے مدارس قائم کئے جائیں جہاں اسکول میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات کو بنیادی اسلامی تعلیمات فراہم کیے جائیں تاکہ وہ دین سے غافل نہ رہ جائیں۔ ناظرہ قرآن پڑھایا جائے۔ کلمے یاد کرائے جائیں۔ روزمرہ کی دعائیں یاد کرائی جائیں، غسل، وضو اور نماز کی تعلیم دی جائے اور ضروری مسائل بتائے جائیں۔ نشست و برخاست کے آداب سکھائے جائیں۔ مگر یہ سب معیاری نصاب کے تحت لائق اساتذہ کی نگرانی میں ہو تو انشاء اللہ اس کے دوررس نتائج سامنے آئیں گے۔ اور ایسے میں ہم اپنی نئی نسل سے کچھ امیدیں وابستہ کر سکتے ہیں کہ وہ اسلام سے جڑی رہیں گی۔

عالم اور طالب علم کی قدر و منزلت

مسلم معاشرہ میں جہاں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں وہیں ایک بہت بڑا المیہ یہ بھی ہے کہ لوگ علمائے دین اور طالبان علوم نبویہ کی خاطر خواہ تعظیم نہیں کرتے۔ بلکہ بعض نام نہاد مسلمان تو ایسے بھی ہیں جو علما اور طلبہ کو حقارت سے دیکھتے ہیں جب کہ حضور آقا علیہ السلام نے اپنی امت کو واضح ہدایات دیئے ہیں کہ علما اور طلبہ کا مقام اللہ کی بارگاہ میں کافی اونچا ہے۔اس سلسلے میں حضور کے چند ارشادات عالیہ حسب ذیل ہیں۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ان لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں جو عالم یا طالب علم نہ ہوں۔ (مفتاح النجاۃ صفحہ:۹)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا عالم بنو یا طالب علم بنو یا علم کی بات سننے والے بنو یا علما سے محبت رکھو۔ پانچواں نہ بننا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے (مفتاح النجاۃ ص:۱۰)

☆ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب کسی عالم یا طالب علم کا کسی شہر یا بستی سے گزر ہوتا ہے تو چالیس دنوں تک وہاں کے قبرستان سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے۔

(نزہۃ المجالس ص:۳۰۰ بحوالہ شرح عقائد)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا رات دن نوسو ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ علما اور طلبہ پر نازل فرماتا ہے اور باقی لوگوں کے لیے (صرف) ایک۔ (نزہۃ المجالس ص:۳۰۲)

مذکورہ بالا حدیثوں سے علما اور طلبہ کی فضیلت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

عالم اور طالب علم کا مشغلہ کیا ہونا چاہیے؟

عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین شمس العلما حضرت علامہ شمس الدین جونپوری علیہ الرحمہ نے بڑے پتے کی بات کہی ہے۔فرماتے ہیں کہ عالم اور طالب علم کو چاہیے

کہ لوگوں سے میل جول کم رکھیں ۔فضول باتوں میں نہ پڑیں ۔ پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ برابر جاری رکھیں ۔ دینی مسائل میں مذاکرہ کرتے رہیں ۔ کتب بینی کریں ۔ کسی سے جھگڑا ہو جائے تو نرمی اور انصاف سے کام لیں ۔ جاہل اور اس میں اس وقت بھی فرق ہونا چاہیے۔ (قانون شریعت حصہ دوم صفحہ ۲۴۹ بحوالہ عالمگیری)

کس عالم کی صحبت اختیار کی جائے؟

یہ ایک اہم سوال ہے کہ کس عالم کی صحبت اختیار کی جائے ۔ کیوں کہ بعض علما کی صحبت دین کی محبت پیدا کرنے کی جگہ دین سے دوری کا سبب ہوا کرتی ہے اس لیے اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد ہی کسی عالم کی صحبت اختیار کی جائے اور یہی ہمارے آقا علیہ السلام کی تعلیم بھی ہے ۔ ذیل کی حدیثوں سے آپ خود اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک یہ علم' دین ہے تو تم دیکھ لو کہ کس سے دین حاصل کر رہے ہو۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم ص:۳۷)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو۔ بلکہ اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے نکال کر دوسری پانچ چیزوں کی طرف بلائے (۱) شک سے یقین کی طرف (۲) نام ونمود سے اخلاص کی طرف (۳) دنیا سے آخرت کی طرف (۴) تکبر سے تواضع (خاکساری کی طرف) (۵) عداوت سے خیر خواہی کی طرف (بلائے اسی کے پاس بیٹھو)۔ (احیاء العلوم، جلد اول مترجم ص:۱۴۶)

☆ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو، ایک غافل علما سے دوسرے مداہنت کرنے والے فقرا سے اور تیسرے جاہل صوفیہ سے ۔ (کشف المحجوب ص:۶۱)

☆ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ عالم اگر دنیا کی طرف راغب اور اس

کا حریص ہو جاتا ہے تو اس کی صحبت جاہل کی جہالت کو اور فاسق کے فسق کو بڑھاتی اور ان کے دلوں کو سخت کرتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

یعنی دینی تعلیم دینداروں سے ہی حاصل کرنی چاہیے کیوں کہ عالم باعمل سے تعلیم حاصل کریں گے تو یقینی طور پر آپ کے دل میں دین کی محبت پیدا ہوگی۔ جو آپ کو اچھائیوں کا پیکر بنا دے گی۔ بدقسمتی سے اگر کسی کو عالم صالح کی صحبت میسر نہ آسکی بلکہ دنیادار عالم سے پالا پڑ گیا تو بجائے دین کے قریب ہونے کے وہ اور دور ہو جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ علم دین دیندار علما سے ہی حاصل کیا جائے۔

علمائے حق کی صفات

حضرت امام غزالی تحریر فرماتے ہیں کہ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ پانچ صفات ایسے ہیں جو علمائے آخرت کی علامت ہیں۔ (۱) خوف (۲) خشوع (۳) عاجزی (۴) حسن اخلاق (۵) آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا۔ (احیاء العلوم مترجم جلد اول ص:۱۷۹)

علمائے حق کے صفات سے متعلق حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کے اندر حسب ذیل دس صفات ہونی چاہئے۔

۱۔ **اخلاص**: (کیونکہ جس عمل میں اخلاص نہیں اس پر ثواب نہیں)

۲۔ **خوف خدا**: یہ اخلاص کی بنیاد ہے اور یہی بندے کو ہر گناہ سے روکنے والا ہے۔

۳۔ **نصیحت**: یہ علم کا مقصد ہے کہ آدمی علم پر خود عمل کرے اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرے۔

۴۔ **شفقت**: یہ وعظ و نصیحت میں ضروری ہے، شفقت ہی کی وجہ سے آدمی ہر ایک کو نیک بنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

۵۔**صبر و بردباری**: دعوت و تبلیغ کی راہ میں جو ناگوار اور تکلیف دہ باتیں پیش آتی ہی ہیں ان پر صبر ضروری ہے ورنہ تبلیغ ممکن نہیں۔

۶۔**تواضع**: یہ علم کی شان ہے، صحیح علم تواضع سکھاتا ہے یہ اللہ کو بھی پسند ہے، بندوں کو بھی۔

۷۔**عفت**: (پاک دامنی) یہ ہر انسان کا زیور ہے خصوصاً عالم کے لیے نہایت ضروری ہے ورنہ وعظ و نصیحت بے اثر ہو جائیں گے۔

۸۔**مطالعہ**: اس سے علم بڑھتا اور محفوظ رہتا ہے، یہ ہر عالم کے لیے بہت ضروری ہے۔

۹۔**افادہ**: (فائدہ پہنچانا) عالم کے لیے جس طرح خود عمل کرنا ضروری ہے، اسی طرح دوسروں کو نصیحت کرنا اور مسائل بتانا بھی ضروری ہے، جانتے ہوئے کسی مسئلہ کو چھپانا بہت بڑا جرم ہے اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔

۱۰۔**قلت حجاب**: علم حاصل کرنے میں شرم جائز نہیں بلکہ محرومی کا سبب ہے، علم سوال سے بڑھتا ہے۔ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (انبیا:۲۱/۶۳)

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے دریافت کرلو۔ (تنبیہ الغافلین)

اب جب کہ علمائے حق کی صفات سے آگہی ہوگئی ہے تو لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایسے علما کی صحبت اختیار کریں جو مذکورہ صفات سے متصف ہوں۔

عالم کی زیارت

مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا کہ وہ علما کی زیارت کے لیے دور دراز سے سفر کر کے حاضر ہوتے، ان کی خدمت کرتے اور دعائیں لیتے تھے مگر اب دین سے دوری کے سبب لوگوں میں یہ جذبہ ماند پڑتا جارہا ہے۔ جب کہ حضور علیہ السلام نے

مسلمانوں کو اس کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اس عنوان کے تحت چند حدیثیں حاضر خدمت ہیں۔

☆ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک آدمی نے قریب کے گاؤں کے ایک عالم سے دوستی کرلی۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے آتے جاتے تھے۔ ایک روز وہ آدمی عالم کی زیارت کے لیے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آدمی کی شکل میں راستے میں بھیجا تاکہ فرشتہ اس آدمی سے پوچھے کہ وہ کہاں جارہا ہے۔ چنانچہ فرشتے نے سوال کیا۔ تو کہاں جارہا ہے؟ اس آدمی نے کہا میں فلاں عالم کی زیارت کے لیے جارہا ہوں۔ فرشتے نے کہا تیرا اس سے کوئی رشتہ ہے؟ اس نے کہا کوئی رشتہ نہیں۔ فرشتے نے پوچھا کیا تجھے اس سے دنیا کا کوئی کام ہے؟ اس نے کہا مجھے اس سے کوئی کام نہیں۔ فرشتے نے سوال کیا پھر کیوں اس سے ملنے جارہا ہے؟ اس آدمی نے کہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور محض خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اس کی زیارت کے لیے جارہا ہوں۔ جب اس کی زبانی یہ باتیں سنیں تو فرشتے نے کہا کہ میں فرشتہ ہوں اور اللہ کے حکم سے یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم کی دوستی کی برکت سے تجھے بخش دیا ہے۔ (ریاض الناصحین)

☆ ایک مرتبہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کے چہرے کی طرف ایک بار دیکھنا اللہ تعالیٰ کو اس بات سے زیادہ عزیز ہے کہ بندہ ساٹھ سال اس طور پر عبادت کرے کہ دن کو روزے سے رہے اور راتوں کو بیدار رہ کر عبادت کرے۔

(ریاض الناصحین)

☆ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے عالم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ جو عالم کی محفل میں بیٹھا گویا وہ میرے پاس بیٹھا اور جس نے میری ہم نشینی کا اعزاز حاصل کیا وہ جنت میں میرا ہم نشین ہوگا۔ (نزہۃ المجالس مترجم ص:۲۹۹)

سبحان اللہ! یہ ہے علما کی رفعت شان نیز ان کی رفاقت اور زیارت کے فوائد و ثمرات کاش مسلمان باعمل علما کی صحبت اختیار کریں تو کیا ہی بہتر ہو۔

عالم کی موت پر غمگین ہونا

☆حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عالم کی موت پر غمگین نہیں ہوتا وہ منافق ہے۔ اس لیے کہ قوم کے حق میں عالم کی موت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ہے۔ جب عالم انتقال کرتا ہے تو آسمان اور اہل آسمان ستر دنوں تک اس کے فراق میں روتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اور جب کسی عالم حقانی کا وصال ہوتا ہے تو دین میں رخنہ پڑ جاتا ہے پھر قیامت تک اسکی تلافی نہیں ہوسکتی۔ (ریاض الناصحین ص:۳۵۸)

☆حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ اسی لئے ثقہ علما کے انتقال پر اہل ایمان سخت رنج وغم کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے صبر اور نعم البدل عطا کرنے کی دعا مانگتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ”دن کو روزے رکھنے والے اور راتوں کو نماز پڑھنے والے ایک ہزار عابدوں کی موت ایک ایسے عالم کی موت سے کم اہمیت رکھتی ہے جو حلال وحرام کی باریکیوں سے واقفیت رکھتا ہو۔ (احیاء العلوم)

علم کا اٹھنا دنیا کی تباہی کا پیش خیمہ ہے

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی ہوجائے گی اور شراب وزنا عام ہوجائیں گے۔

یعنی علم کا اٹھ جانا دنیا کی تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ آج کے حالات بھی یہ بتا رہے ہیں کہ ہماری قوم علم سے بڑی حد تک بے بہرہ ہوچکی ہے دین کا علم لوگوں سے

تقریباً رخصت ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں ہر طرح کے گناہ معاشرے میں کھلے بندوں انجام دیے جا رہے ہیں۔ بے حیائی و بدکاری ، شراب نوشی و جوابازی بلکہ ہزاروں طرح کے گناہ انجام دیئے جا رہے ہیں۔ ان گناہوں کے عام ہونے کا سبب بڑی حد تک علم و عمل کا فقدان ہے۔ گویا قیامت بس دستک دے رہی ہے۔

قارئین حضرات : گذشتہ صفحات میں درج احادیث کے مطالعہ کے ذریعہ آپ اچھی طرح اندازہ کر چکے ہوں گے کہ ہمارے مذہب میں علم دین کی اہمیت اور قدر و منزلت کیا ہے۔ اسی لیے تو حصول علم پر اللہ اس کے رسول کی خوشنودی ، گناہوں کی بخشش نیز جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ کاش لوگ سمجھیں اور اپنے بزرگوں کی طرح علم کا شوق و ولولہ اپنے اندر پیدا کریں اور اس راہ میں آنے والی رکاوٹوں کا مردانہ وار سامنا تو کیا خوب ہو۔ **اللھم وفق لھذا بحرمۃ حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی الہ و صحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اعلی حضرت کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی

نقی علی خاں قادری علیہ الرحمہ کی مسلمانوں کو نصیحت

آج سے تقریباً ایک سو چالیس سال پہلے اعلی حضرت کے والد گرامی حضرت مفتی نقی خاں علیہ الرحمہ نے علم دین کی اہمیت اور علما کی قدر و منزلت پر ایک کتاب تحریر فرمائی تھی جسمیں آپ نے مسلمانوں کو خصوصی نصیحت فرمائی کہ علم دین حاصل کرنے میں کوتاہی نہ برتیں ورنہ دنیا و آخرت میں زبردست نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:
جو لوگ اس زمانہ میں کہ وقت غربتِ اسلام ہے ترویج علم اور تائید دین میں کوشش کریں گے اگلے بادشاہوں اور امیروں سے جنہوں نے اس باب میں سعی (کوشش) کی وہ زیادہ ثواب پاویں گے کہ وہ بہ نسبت اِن کے زیادہ قدرت اور ثروت رکھتے تھے اور اُن کے وقت میں علم کی روز بروز ترقی تھی۔ بخلاف اِس زمانہ کے کہ خلق، محبت دنیا میں مشغول، اور بہمہ تن اس کی طلب میں مصروف ہے اور علم دین کم ہوتا جاتا ہے۔ نہ کوئی پڑھتا ہے نہ پڑھاتا ہے۔ اگر یہی صورت رہی تو چند عرصہ میں علم کا نشان اِن ملکوں میں باقی نہ رہے گا اور جب علم نہ رہے گا دین بھی نہ رہے گا۔ عوام فرائض وواجبات، احکام صوم وصلاۃ کس سے دریافت کریں گے اور شیطان کے وسوسوں اور اس کے اعتراضوں کے جواب کس سے پوچھیں گے؟ آخر کار گمراہ ہو جاویں گے اور جو لوگ تقلید دین پر ثابت قدم رہیں گے نام کے مسلمان رہ جاویں گے۔ **اے مسلمانو!** خدا کے واسطے خوابِ غفلت سے بیدار ہو، اور علمِ دین کو کہ آمادۂ سفر آخرت ہے روکو۔ دنیا کے جھگڑوں میں شب و روز مشغول رہتے ہو کسی وقت تو ادھر بھی توجہ کرو۔ ہزاروں روپیہ آسائش فانی کے واسطے صرف کرتے ہو کچھ تو راحت جاودانی کے لیے خرچ کرو کہ وہاں تمہارے کام آوے اور یہاں تم کو ہر بلا سے بچاوے ایک عرصہ کے بعد ندامت اٹھاؤ گے ہر چند کوشش کرو گے اس دولت کو نہ پاؤ گے۔

(فضل العلم والعلما ص ۲۹، ۳۰)

تبلیغ سیرت کی مطبوعات
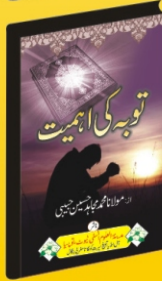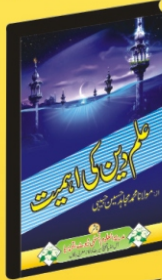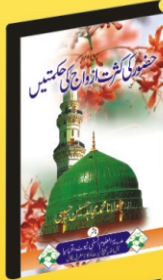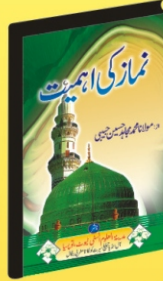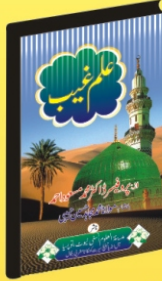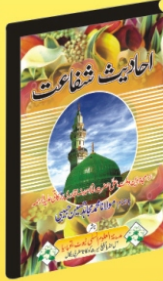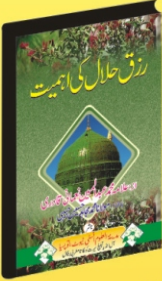
Published by

ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB

ALL INDIA TABLEEGH -E- SEERAT KOLKATA, WB

E-mail: tableegh.e.seerat@gmail.com Mob. 9830367155